سید یونس الحسنی

نئی کہانی پرانا عنوان

نیو یارک اور واشنگٹن پر ہونے والے ۱۱ستمبر کے حملوں نے چرچ آف انگلینڈ کو ہلا کر رکھ دیا ہے ۔ ویٹی کن سٹی کی بے طرح لرزیدگی اس پر مستزاد ہے ۔ دیگر بہت سے ممالک امریکہ کے قومی سوگ میں طوعاً وکرہاً شریک ہیں ۔لیکن برطانوی وزیراعظم کا لہجہ نہایت پُر اسرار ہے ۔ان کے نطق ولب شب وروز شعلے اگل رہے ہیں ۔ پوری دنیائے اسلام، ان کا ہدف ہے ۔ وہ اپنی بات اشاروں ،کنایوں میں کررہے ہیں تا کہ کسی فوری ردعمل سے بچا جائے یا لوگ ان کی پھبتیوں کوجلد نہ سمجھ پائیں ۔اگر کوئی باشعور استفسار کر بیٹھے تو جواباً کہا جا سکے .... ع

''روئے سخن کسی کی طرف ہوتو روسیاہ''

مگر یہ کھلا راز ہے کہ ان کا رویہ کسی قدیم دردناک کہانی کا جدید عنوان بنتا جارہا ہے ۔ ویٹی کن نہایت راز داری سے ایک داستان کہن کی ڈرامائی تشکیل نو میں مصروف ہے کہ مستقبل قریب میں اسے بطور نشر مکرر سی این این (CNN) پر پیش کیا جا سکے ۔شواہد کے مطابق اس میں افغانستان کا رخ کرنے والی ایک مکروہ بارات ہے، جس میں تین چوتھائی کافر ممالک اور تین چوتھائی مسلم حکومتیں شامل ہیں ۔اس کا رمان نصیب دولہا جارج ڈبلیو بش، بدبخت شہبالا ٹونی بلیئر جبکہ شمعون اور واجپائی تانبجارولن ہیں ۔خامہ انگشت بدنداں ہے کہ اس مجادلے کے لئے امریکی پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے عالمی صیہونیت سمیت رومن کیتھولک عیسائیوں سے برق رفتار محبت کر کے پوری دنیا کے اسلام دشمنوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرلیا ہے ۔ ہر ذی شعور شخص چلتا پھرتا سوالیہ نشان ہے ۔آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ مسلمان کفر کے ہم رکاب کیوں؟ صرف اسامہ اور اس کے ساتھیوں کی طلب میں اتنی تباہ کن تیاریاں چہ معنی دارد؟ راقم کو وجہِ وجودِ کائنات حضور اقدس ﷺ کی بیان فرمودہ علامات ،کیفیات اور تفصیلات یاد آرہی ہیں ۔مسلم شریف اور ابوداؤد میں ہے،حضور ختمی مرتبت ﷺ مسجد نبوی میں صحابہ کرام کو زمانہ آخر میں پیش آمدہ حالات وواقعات سے آگاہ فرمارہے تھے کہ:

''عین اس وقت جب امت میں نعمت، سونے اور چاندی کی فراوانی ہوگی ۔مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں انتہائی بے وقعت کمزور اور بے بس ہوں گے ۔دشمن قومیں ان پر جھپٹنے کے لئے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی ،جس طرح بھوکے ایک دوسرے کو خوانِ نعمت پر ٹوٹ پڑنے کی دعوت دیتے ہیں ۔صحابہؓ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ! کیا ہم اس وقت تعداد میں بہت کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم بہت زیادہ ہوگے ،جس طرح تاحدِ نظر سمندر کی جھاگ لیکن تمہیں ''وہن'' لاحق ہو چکا ہوگا ۔صحابہؓ نے عرض کیا'' یارسول اللہ ﷺ وہن کیا ہوتا ہے''؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' دنیا کی محبت اور موت کا خوف'' ،تم عیسائیوں کے ایک گروہ سے صلح اور دوسرے عیسائی گروہ سے جنگ کروگے ،تمہیں فتح ہوگی ۔اس وقت تم ایک بڑے بڑے ٹیلوں والے میدان میں جہاں بکثرت درخت ہوں گے موجود ہوگے ۔ایسے میں عیسائی صلیب بلند کرے گا اور یہ فتح صلیب سے منسوب کرے گا ۔اس سے ایک مسلمان کو غصہ آئے گا، وہ صلیب کی عظمت وشوکت کا نشان توڑ ڈالے گا، جس پر عیسائی مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے توڑ کر جنگ کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے ۔عیسائیوں کا مطالبہ ہوگا کہ ہمارے مطلوبہ لوگ

ہمیں دے دو۔ مسلمان کہیں گے، واللہ! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم انہیں کبھی تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ اس پر جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے، جن کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوگی۔ ایک تہائی قتل ہوں گے جو اللہ کے نزدیک بہترین شہید ہوں گے۔ بقیہ تہائی فتح حاصل کریں گے۔ حتیٰ کہ امام مہدی کی قیادت میں کفر کے خلاف جنگ آزما ہوں گے۔ اس جماعت کا تعلق خراسان (افغانستان کا قدیمی نام) سے ہوگا اور وہ سیاہ پگڑیاں پہنتے ہوں گے''۔

حضورﷺ کے ارشاداتِ مقدس کا بنظرِ تعمق جائزہ لیجئے! وہ آج کی صورتِ حال پر کلیتاً منطبق ہوتے ہیں۔ مثلاً.....

۱۔ آج دولت کی فراوانی ہے۔

۲۔ مسلمان دشمنوں کے سامنے انتہائی بے وقعت اور لاچار دکھائی دیتے ہیں۔

۳۔ صلیبی اقوام مرعوب مسلمانوں کی معاونت سے مجاہدین پر جھپٹنے کے لئے جمع ہورہے ہیں۔

۴۔ ہمیں فی الحقیقت ''وہن'' لاحق ہو چکا ہے۔ ہم مادیت پرستی کے رسیا اور موت سے بری طرح خائف ہیں۔

۵۔ مسلمانوں نے (امریکی) عیسائیوں کی اعانت سے افغانستان میں مشرقی (روسی) عیسائیوں کو شکست دی۔

۶۔ پندرہ لاکھ جانوں کا نذرانہ دے کر کامیاب مسلمان ہوئے لیکن صلیبی طاقت امریکہ اس کامیابی کو اپنے کھاتے میں ڈال کر واحد سپر پاور بن بیٹھا اور پوری دنیا کو اپنے جاری کردہ نیو ورلڈ آرڈر کا تابع مہمل بنانے کی نامشکور سعی میں مصروف ہوگیا۔

۷۔ وہ بڑے بڑے ٹیلوں اور بکثرت درختوں کا میدان افغانستان (قدیم خراسان) ہی ہے۔

۸۔ عہدِ حاضر میں صلیب کی معاشی عظمت اور عسکری قوت کی علامتیں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان کی سر بہ فلک عمارات تھیں جو فنا کے گھاٹ اتر گئیں۔

۹۔ پوری دنیائے عیسائیت آگ بگولہ ہو کر افغان مسلمانوں کو نابود کرنے کیلئے بری، بحری فضائی دستیاب طاقتیں جمع کر رہی ہیں۔ مسلمانانِ عالم احتجاج کر رہے ہیں مگر ان کی کفر نواز مادیت پرست حکومتیں یہود و نصاریٰ کو سہولتیں دے رہی ہیں۔

۱۰۔ کافر طاقتیں مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ عرب افراد کو طلب کر رہی ہیں، جبکہ مسلمانوں کا جواب ہے کہ ہم اپنے بھائی تمہارے حوالے نہیں کریں گے، اس پر انہیں دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف حتمی جنگ کی بھرپور تیاریاں کی جارہی ہیں اور امریکی صدر اسے صلیبی جنگ کا نام دے چکا ہے۔

۱۱۔ افغانستان (خراسان) کے یہی مسلمان جنگجو ہیں، جنہوں نے سروں پر سیاہ پگڑیاں پہنی ہوتی ہیں اور طالبان کہلاتے ہیں۔

علامات شاہد ہیں کہ شدید ترین جنگ ہوگی۔ طالبان فتح یاب ہوں گے۔ کہا جارہا ہے اس خطے میں صدر بش اور رائے عامہ کے انتہائی سخت رویے کے باعث اسامہ بن لادن کے حوالے سے افغانستان کے متعلق مہم جوئی کی تیاریوں سے جو ہیجان خیز صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے، اس میں دور اندیشی سے کام لینا ازبس ضروری ہے۔ مبادا عجلت میں کوئی ایسا قدم اٹھ جائے۔ کوئی بڑا المیہ جنم لے اور دنیا کو لینے کے دینے پڑ جائیں۔ کوئی بھی حتمی اقدام کرنے سے پہلے مسلمہ اخلاقی اصولوں کے تحت جرم کا ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ لیکن کھلی آنکھیں کوئی اور نقشہ دیکھ رہی ہیں۔ اپنے تئیں مہذب کہنے والی عیسائی اور یہودی اقدام ہنوز رنگ و نسل کے نشیب و فراز میں الجھی ہوئی ہیں۔ موجودہ تشدد بھری لہر نے، ان کے بھرم کا تیا پانچا ہی زمین بوس کر دیا ہے۔ امریکہ میں ساڑھے تین

سو مسلمانوں کا قتل، آسٹریلیا میں مساجد کی شہادت، برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں فرزندانِ اسلام پر غنڈوں کے حملے، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف شرمناک پراپیگنڈہ ان کی نام نہاد تہذیب کے مکروہ چہرے پر زناٹے دار تھپڑ کا حکم رکھتا ہے۔
ایک رائے یہ بھی ہے کہ اس برخود غلط سپر پاور نے ویت نام، کوریا، کیوبا، صومالیہ، سوڈان، الجیریا، بوسنیا اور کسووو میں جو طریق امن اختیار کیا، اس کا اول آخر مقصد ان اقوام کو اپنا دستِ نگر رکھنا تھا جن مسلمانوں نے یہ طوقِ غلامی پہننے سے انکار کیا، اقوامِ متحدہ کی چھتری کے نیچے ان کی نسل کشی کی گئی۔ فلسطین میں گردشِ لیل ونہار کے ساتھ ہونیوالا قتلِ عام اس پالیسی کی محکم دلیل ہے۔ یہ سب کچھ نسل پرستی ہی کا پرتو ہے۔ جس میں یہودی کاریگروں کے ذریعے رنگ آمیزی کی جارہی ہے۔ نسلی امتیاز جدید انسان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ دنیا کا ہر سکالر اور مصلح انسانوں میں اس تمیز وخلیج کی شدید مذمت کرتا ہے لیکن مغرب کا بزعم خود سب سے ترقی یافتہ اور مہذب سفید فام اس گمراہی کا سب سے بڑا علمبردار نظر آتا ہے۔ تیسری دنیا کے باشندوں کے ساتھ نفرت انگیز اور تحقیر آمیز سلوک اس کا شعار ہے۔ یہ ایسی سچائی ہے جس پر دو آراء نہیں ہوسکتیں۔ جمہوریت کے یہ بے دھڑک صنادا ایک طرف انسانی حقوق کا شوشہ چھوڑتے ہیں۔ تو دوسری طرف کمزور اقوام کو سر اٹھا کر چلنے پر گردن زنی قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے نظریۂ حیات کے مطابق گزر بسر کرنا چاہیں تو تخریب کار، دہشت گرد اور بدمعاش ممالک گردانے جاتے ہیں۔ اس دوغلی روش، دہرے معیار اور دوئی پسندی نے آج کی دنیا کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ حالیہ اضطراب اور آویزش اسی غیر فطری گھٹن کا شاخسانہ ہے۔

اے ظلم کے ماتو! مظلوموں کی پکار غور سے سنو! اقتضائے وقت سمجھو! پلوں کے نیچے سے بہت سا پانی گزر چکا ہے۔ تم نے ضعیف اقوام کو کچل روند کر سینہ وقت پر دہشت و وحشت کے نئے باب رقم کئے۔ انسانوں کے جنگل میں چیر پھاڑ کھانے کی انوکھی رسم ایجاد کی۔ تمہارا خیال تھا کمزور لوگ کچھ بھی نہیں کر سکتے، دیکھ لو! تمہاری نخوت، تکبر اور رعونت کے فلک بوس ٹاور آنِ واحد میں ملبے کا ڈھیر بن گئے ہیں۔ ہوش کے ناخن لو! انسانوں کو ذلت و ہلاکت کے اندھے غاروں میں مت پھینکو۔ لمن الملک الیوم کا نعرہ لگانا چھوڑ دو۔ گوشت پوست کا فانی انسان اس سوچ کا سزاوار ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ربِ ذوالجلال کے قہر وغضب کو مت پکارو۔ یاد رکھو! تمہاری جمع شدہ بارات دولہے۔ شہ بالے سمیت کسی بھی دریائے شور میں ڈوب سکتی ہے۔ اور تمہارے ولن اپنی موت آپ مر سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس ڈرامے کے منتظمین کو مطلوبہ نشرِ مکرر کی مہلت ہی نہ مل پائے۔ اور اس نئی کہانی کو پرانا عنوان بھی نہ دیا جاسکے۔

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن کے سپیئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501